REGO. NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹ — تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۱۳

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

جلد ۱۵/۵۱ — ۱۰ شہادت ۱۳۴۱ ہش — ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء — نمبر ۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ اپریل بوقت ½-۸ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت گزشتہ دنوں کے مقابل نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور حسب معمول کل بھی سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مشرقی پاکستان کا مجوزہ وفد

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

اس سال کی مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا کہ چونکہ مشرقی پاکستان کی جماعتیں دور کے علاقہ کی جماعتیں ہونے کی وجہ سے اس بات کی زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے ساتھ مرکزی کارکن زیادہ سے زیادہ رابطہ قائم رکھیں اور سال میں کم از کم دو وفد مشرقی پاکستان بھجوا کر وہاں کے حالات کا جائزہ لیتے رہیں (اور دراصل یہ فیصلہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک پرانی ہدایت پر مبنی تھا) اس لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اس سال ماہ رواں کے وسط میں مشرقی پاکستان میں دو ناظروں کے بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر صاحب بیت المال اور دوران اجلاس میں خاکسار کے مشورہ پر اس وفد میں مولوی جلال الدین صاحب شمس ممبر صدر انجمن احمدیہ کے نام کا اضافہ بھی کیا گیا۔ سو انشاء اللہ ان تین ارکان کا وفد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے بہت جلد مشرقی پاکستان روانہ ہو جائے گا اور ڈھاکہ کے اس اجتماع میں بھی شرکت کرے گا جو بنگال کے دوستوں کا وسط اپریل میں منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وفد کو بہترین کامیابی سے نوازے اور مشرقی پاکستان کے بھائیوں کے لئے مفید اور بابرکت بنائے آمین

اس کے علاوہ انہیں ایام میں گو غالباً سفر کے آغاز کے لحاظ سے ایک دو دن بعد مرکزی کارکنوں کا ایک دوسرا وفد بھی مشرقی پاکستان کی طرف روانہ ہو رہا ہے۔ جس میں عزیز مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور عزیز مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید اور عزیز میر داؤد احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ شریک ہوں گے۔

اس طرح یہ وفد مجموعی طور پر چھ ارکان پر مشتمل ہوگا اور مشرقی پاکستان کی تبلیغی اور تربیتی اور تنظیمی اور مالی ضروریات کا جائزہ لیکر مرکز میں رپورٹ کرے گا اور اپنی نگرانی میں حسب حالات مشرقی بنگال کے مرکزی عہدہ داروں کا انتخاب بھی کرائے گا اور مشرقی پاکستان کے دوستوں کو ان کی پیش آمدہ ضروریات اور مشکلات کے متعلق مشورہ بھی دے گا۔

اس کے علاوہ انہیں ایام میں مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی پیشکش کی ہے کہ وہ اپنے خرچ پر مشرقی پاکستان تشریف لے جا کر دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سنائیں گے۔

سو خدا کے فضل سے یہ ایک بہت نادر موقعہ ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وفد کے ارکان کی روح القدس سے نصرت فرمائے تاکہ وہ اسلام اور احمدیت کی بہترین خدمت بجا لاسکیں۔ اور مشرقی پاکستان کے دوستوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اس وفد سے جو غیر معمولی طور پر نمائندہ حیثیت رکھتا ہے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں آمین یا ارحم الراحمین۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ربوہ ۷/۴/۶۲

عزیزہ ناصرہ بی بی کے نکاح کا اعلان

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

عزیزہ ناصرہ بی بی جو میاں خیر دین صاحب مرحوم متوطن گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ کی رہنے والی ہے اور ایک عرصہ سے ہمارے گھر میں رہتی ہے اور پابند صوم و صلوٰۃ ہے اور موصیہ بھی ہے۔ اس کے نکاح کا ۶۰۰ روپیہ مہر پر بروز جمعہ بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۶۲ء محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے رشید احمد صاحب پسر حاجی سراج الدین صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا کے ساتھ اعلان فرمایا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دین و دنیا میں رحمت و برکت کا موجب بنائے آمین

مرزا بشیر احمد ربوہ ۸/۴/۶۲

برطانیہ میں داخلہ پر پابندی کا بل

لنڈن ۹ اپریل۔ انگلستان میں دولت مشترکہ کے دوسرے ممالک کے باشندوں کی آمد کو روکنے کی خاطر برطانوی حکومت کے بل کو اگلے روز دار الامراء نے بھی منظور کر لیا ہے۔ اب اس کے نفاذ میں صرف اتنی کسر باقی ہے کہ اس پر ملکہ کے دستخط ہونا باقی ہیں۔

مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۹ اپریل۔ کل مورخہ ۸ اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار کی طرف سے مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جو عنقریب اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جارہے ہیں کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا کئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم رشید احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں حلقہ گول بازار کی مجلس کی طرف سے مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا جس کے بعد مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق نے جوابی تقریر میں حلقہ کی مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب سے اپنی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کی۔ آخر میں مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے اشاعت اسلام کے ضمن میں احمدی نوجوانوں کے فرائض پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی

مسٹر حسنی نیویارک روانہ ہو گئے

کراچی ۹ اپریل۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر ایس۔ اے حسنی کل صبح نیویارک روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ اجناس کے بین الاقوامی معاہدہ کی رابطہ کمیٹی کے سالانہ اجلاس میں شرکت کریں گے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نمائندگان جماعت سے ایک اہم خطاب

اسلام کی خاطر جس قربانی کا بھی مطالبہ کیا جائے اسے پورا کرنے کی کوشش کرو

اللہ تعالیٰ قدم بہ قدم ہمیں قربانی کے اس معیار تک لا رہا ہے جس کے بغیر قومیں کبھی زندہ نہیں ہوا کرتیں

فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

{دوسری قسط}

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ اپریل ۴۶ء کو مجلس مشاورت کے موقع پر نمائندگان جماعت سے جو خطاب فرمایا اس کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۳ اپریل ۶۲ء میں شائع ہو چکی ہے دوسری قسط افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ حضور کی یہ تقریر صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اب دنیا کے لئے

ایک خطرناک زمانہ آرہا ہے

ایک پیش گوئی کے بعد دوسری پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور آخری اور خطرناک صورتیں اب دنیا میں ظاہر ہونے والی ہیں۔ ان خطرناک اوقات میں اگر کوئی جماعت لوگوں کے لئے مفید کام کر سکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے دوسری جماعتیں مذہب اور دیانت سے بہت دور جا پڑی ہیں اُن کی اغراض محض ذاتی اور نفسانی ہیں۔ صرف ایک ہماری جماعت ہی ہے جس کا ایثار محض خدا کے لئے ہوتا ہے اور جس کے سامنے کوئی ذاتی مقصد نہیں جس کیلئے وہ دنیا میں نیک تغیر پیدا کرنا چاہتی ہے بلکہ اس کا مقصد محض یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی حکومت دنیا میں قائم ہو اور اس کا جلال لوگوں پر ظاہر ہو ایسے وقت میں اگر ہم اپنے فرائض سے کوتاہی کریں گے تو یہ امر دنیا کی تباہی کا موجب ہوگا اور اگر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کریں گے تو

دنیا کی آئندہ اصلاح کے ہم بانی ہونگے

اور جو عظیم الشان تغیر پیدا ہوگا اُسکے ثواب کے حقدار ہوں گے۔ اس وقت ہم ایک ایسے نازک مقام پر ہیں کہ ذرا سی سستی اور غفلت کے ذریعہ ہم خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر کے ہم خدا تعالےٰ کی بہترین مخلوق بھی بن سکتے ہیں۔ ہم سے بہتر موقع شاید ہی آج تک کسی قوم کو ملا ہو۔ یہ وہ زمانہ ہے جس کے فتنوں کی تمام انبیاء نے خبر دی ہے ایسے زمانہ میں کام کرنے والی قوم دنیا میں معمولی قوم نہیں سمجھی جا سکتی بلکہ وہ ایک ایسی تاریخی یادگار کی حامل ہو گی کہ صرف دنیا کی زندگی تک اُس کی شہرت قائم نہیں رہے گی بلکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بھی اس یادگار کو بے توجہی سے نہیں دیکھے گا اور اس زمانہ میں

کام کرنیوالوں کو ایسا مقام

دے گا کہ دنیا حسد اور رشک کی نگاہوں سے اسے دیکھے گی۔ پس یہ ایسا موقع نہیں جسے کوئی سمجھدار شخص گنوانے کے لئے تیار ہو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں کمانے والے بھی ہوتے ہیں۔ پیشہ ور اور صاحبِ فنون بھی ہوتے ہیں اور اسلام ان کاموں میں حصہ لینے سے روکتا نہیں مگر ایسے موقع پر اگر کوئی شخص اپنی ساری توجہ ان مقاصد کے لئے ہی صرف کر دیتا ہے اور جس غرض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا گیا تھا اس کی طرف توجہ نہیں کرتا تو وہ دنیا کا ادنیٰ ترین انسان ہے وہ جاہل سے جاہل انسان سے بھی بدتر ہے کیونکہ اس نے ایک ایسا قیمتی موقع کھو دیا جس کے لئے پاگل بھی تیار نہیں ہو سکتا۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ آنے والے خطرات کے مقابلہ کیلئے

قربانی اور ایثار کی رُوح

اپنے اندر پیدا کرے۔ بے شک جب ہم جماعت کے افراد سے قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں تو محدود مطالبہ کرتے ہیں مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ تم سے ہمیشہ ایسی قسم کے مطالبات کا سلسلہ جاری رہے گا میں نے بار بار کہا ہے اور مجھے بار بار کہنے کی ضرورت ہے کہ جب ایک چیز متواتر کسی انسان کے سامنے آتی ہے تو وہ اسکی اہمیت سے غافل ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں قصہ مشہور ہے کہ ایک بچہ نے جو جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا ایک دفعہ مذاق کے طور پر شور مچا دیا کہ شیر آیا شیر آیا دوڑنا۔ یہ آواز سُن کر گاؤں کے لوگ لاٹھیاں اپنے ہاتھ میں لے کر دوڑے مگر جب وہاں پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ لڑکے نے اُن سے مذاق کیا تھا۔ شیر کوئی نہیں تھا وہ لڑکے کو بُرا بھلا کہتے ہوئے واپس چلے گئے مگر جب چند دنوں کے بعد واقعہ میں شیر آگیا اور اُس نے اپنی مدد کے لئے گاؤں والوں کو آواز دی تو کوئی شخص بھی اُس کی آواز پر نہ پہنچا اور شیر اُس لڑکے کو پھاڑ کر کھا گیا۔ یہ مثال اس غرض کے لئے بیان کی جاتی ہے کہ جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے کیونکہ جھوٹے آدمی کا اعتبار اُٹھ جاتا ہے اس نے پہلی دفعہ جھوٹ بولا تو

اس کا نتیجہ یہ ہوُا

کہ دوسری دفعہ جب وہ واقعہ میں سچ بول رہا تھا لوگوں نے یہی سمجھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ واقعہ میں سچ بولا جا رہا ہوتا ہے مگر اس سچ کا مقصد لوگوں کا امتحان لینا ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی بڑا امتحان آنے والا ہوتا ہے اللہ تعالےٰ کی سنّت ہے کہ وہ اُس کے متعلق لوگوں کو شروع سے خبر دینی شروع کر دیتا ہے گو اُس کا کامل ظہور ایک لمبے عرصہ کے بعد ہوتا ہے۔ درمیانی حصے جب ظاہر ہونے شروع ہوتے ہیں اور قدم بقدم دنیا میں تغیر پیدا ہونے لگتا ہے تو بعض لوگوں کے دلوں میں ان درمیانی حصوں کو دیکھ کر یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ قربانی کا وہ عظیم الشان تصور جو ہمارے ذہنوں میں پیدا کیا گیا تھا وہ یہی ہے تب ان کا دل مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ آنے والی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہم ہمیشہ اپنی جماعت کے افراد سے یہ مطالبہ کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہ مطالبہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے لئے اپنی

جانوں اور مالوں کو وقف کردو

لیکن ہر زمانہ میں یہ معیار بدلتا چلا گیا ہے پہلے دن جب لوگوں نے اس آواز کو سُنا تو وہ آگے آئے اور انہوں نے کہا ہماری جان اور ہمارا مال حاضر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکے جواب کو سنا اور فرمایا تم نمازیں پڑھا کرو۔ روزے رکھا کرو۔ اسلام اور احمدیت کو پھیلایا کرو اور اپنے مالوں میں سے کچھ نہ کچھ دین کی خدمت کے لئے دیدیا کرو چاہے روپیہ میں سے دھیلہ ہی کیوں نہ ہو۔ لوگوں نے یہ سنا تو انکے دلوں میں حیرت پیدا ہوئی کہ کام تو بہت معمولی تھا پھر ہمیں یہ کیوں کہا گیا تھا کہ آؤ اور اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر دو۔ کچھ وقت گذرا تو لوگوں کو پھر آواز دی گئی کہ جان اور مال کی قربانی کا وقت آگیا ہے لوگ پھر اپنی جانیں اور اپنے اموال لیکر حاضر ہوئے تو انہیں کہا گیا تم روپیہ میں سے ایک پیسہ چندہ دیدیا کرو۔ اس پر کچھ مدت گزری تو مرکز کی طرف سے پھر آواز بلند ہوئی کہ آؤ اپنی جانیں اور اپنے اموال دین کی خدمت کے لئے وقف کردو۔ لوگ پھر آگے بڑھے تو انہیں کہا گیا کہ

آئندہ پیسہ کی بجائے دو پیسہ روپیہ چندہ دیا کرو۔ یہ حالت اسی طرح بڑھتی چلی گئی دھیلے سے یہ آواز شروع ہوئی تھی۔ پھر پیسہ پر پہونچی۔ پھر دو پیسہ پر پہونچی۔ پھر کہا گیا اب دو پیسے کا بھی سوال نہیں تین پیسے دیا کرو تین پیسے دیتے رہے تو کہا گیا اب چار پیسے دیا کرو۔ پھر وقت آیا تو کہا گیا۔ کہ اپنی جائدادوں اور اپنی آمدنیوں کی وصیت کرو۔ اور اس وصیت میں بھی کم سے کم دسویں حصہ کا مطالبہ کیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ دسواں حصہ بہت کم ہے تمہیں نواں حصہ دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جن کو خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی کریں۔ وہ لوگ جن کو خدا نے سمجھنے والا دل اور غور کرنے والا دماغ دیا ہے وہ تو جانتے ہیں کہ ہم کو قدم بقدم اس مقصد کے قریب کیا جا رہا ہے جس کے بغیر قومیں کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ لیکن بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ

قربانی اور ایثار کے الفاظ

جو متواتر استعمال کئے جاتے ہیں حقیقت سے بالکل خالی ہیں۔ قربانی اور ایثار کے مالی لحاظ سے صرف اتنے معنے ہیں کہ روپیہ میں سے آنہ دے دیا یا آنہ نہ دیا تو ڈیڑھ آنہ دے دیا اور وقت کی قربانی کے لحاظ سے اس کے صرف اتنے معنے ہیں کہ ۲۴ گھنٹہ میں گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ دے دیا۔ اور ان کی نظروں سے یہ بات بالکل اوجھل ہو جاتی ہے کہ کسی دن سچ مچ ہمیں اپنی جان اور اپنا مال قربان کرنے کے لئے آگے بڑھنا پڑیگا میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے ایک طبقہ میں بھی یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ وہ الفاظ جو

جان اور مال کی قربانی

کے متعلق ہماری جماعت میں عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں وہ اپنے اندر بہت چھوٹے معنے رکھتے ہیں۔ الفاظ بے شک بڑے ہیں لیکن ان کا مفہوم بہت معمولی ہے مگر یہ بات بالکل غلط ہے ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اس سے جان کا واقعہ میں مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ اگر اس سے سارا مال نہیں لیا جاتا تو اس کے یہ معنے نہیں کہ ان الفاظ کا مفہوم چھوٹا ہے۔ یا ابھی وہ دن نہیں آیا کہ تم سے یہ مطالبات کئے جائیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ ابھی تمہارے دل چھوٹے ہیں۔ اور تم پر یہ

خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے

کہ وہ اس زمانہ کو پیچھے کرتا چلا جا رہا ہے۔ ورنہ یہ ہو نہیں سکتا کہ بغیر مال اور جان کی قربانی پیش کرنے کے کوئی جماعت خدا کی جماعت کہلا سکے۔ پس غافل مت ہو جانا اور شیر آیا شیر آیا کی آواز سنتے سنتے۔ یہ خیال مت کر لینا کہ تم سے کوئی مذاق کیا جا رہا ہے۔ پہلے ایک آواز آئے گی۔ اور تم میں سے سو فیصدی لوگ اس آواز کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ پھر دوسری دفعہ آواز آئے گی تو تم میں سے ۹۹ فیصدی اس آواز کی طرف جائیں گے۔ اور ایک شخص کمزوری دکھا کر پیچھے رہ جائیگا۔ اور وہ خیال کرے گا کہ یہ محض ایک دل لگی کی بات ہے۔ ورنہ قربانی کیسی اور ایثار کیسا۔ پھر تیسری آواز اٹھے گی تو اٹھانوے اس آواز پر لبیک کہیں گے اور دو پیچھے رہ جائیں گے۔ پھر چوتھی آواز بلند ہوگی۔ تو ۹۷ جائیں گے اور ۳ پیچھے رہ جائیں گے۔ اس طرح ہوتے ہوتے آنا لمبا عرصہ اس قربانی کے عملی ظہور پر گذر جائے گا کہ بالکل ممکن ہے آخر میں جب واقعہ میں شیر آجائے اور حقیقی اور سچی آواز خدا تعالےٰ کے نمائندہ کے منہ سے نکلے۔ اور

خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ فیصلہ ہو جائے

کہ وہ آواز جو آج سے ۵۰۔۶۰ سال پہلے بلند کی جاری تھی، اس کا حقیقی ظہور ہو تو اس غفلت کی بناء پر جو مرور زمانہ کی وجہ سے تم پر طاری ہو چکی ہو۔ تم میں سے بہت سے لوگ یہ گمان کرنے لگ جائیں گے کہ اب بھی جان اور مال کی قربانی کے معنے روپیہ پر ایک آنہ چندہ دینا یا ڈیڑھ آنہ چندہ دینا ہے۔ اور جان کی قربانی کے معنے ہفتہ یا مہینہ میں سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ وقت دے دینا ہے۔ حالانکہ وہ وقت ایک آنہ یا ڈیڑھ آنہ چندہ دینے کا نہیں ہوگا) نہ اپنے اوقات میں سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ وقت دینے کا ہوگا۔ بلکہ سارے کا سارا مال اور ساری کی ساری جان خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دینے کا وقت ہوگا۔ تب ممکن ہے کہ سو میں سے ۱۰ یا ۱۲ یا ۶ یا ۴ تو آگے بڑھیں اور باقی جماعت

خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک

کہنے سے محروم رہ جائے اور پھر بعد میں باوجود اس کے کہ وہ بہتیرا دروازہ کھٹکھٹائیں اور چلائیں اور شور مچائیں۔ پھر بھی دروازہ ان کے لئے نہ کھولا جائے۔ اور وہ خدائی قلعہ میں داخل ہونے سے محروم ہو جائیں جیسے حضرت مسیحؑ نے کہا کہ جب میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا۔ تو میرے انتظار میں بہت سی کنواریاں اپنے ہاتھ میں شمعیں لے کر کھڑی ہوں گی۔ ان میں سے کچھ تو ایسی ہوں گی۔ جو تیل کا کافی ذخیرہ اپنے ساتھ لے کر جائیں گی۔ کیونکہ وہ کہیں گی کہ ہمیں کیا معلوم آنے والا کب آتا ہے۔ ہم صرف اتنا تیل اپنے ساتھ کیوں لے جائیں جو گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ختم ہو جائے۔ ہم اپنے ساتھ کافی تیل لے جائیں گی۔ تاکہ

دولہا آنے میں دیر لگائے

تو ہماری شمعیں بجھ نہ جائیں۔ تیل ہمارے پاس ہو اور ہم اس کے انتظار میں کھڑی رہ سکیں لیکن کچھ بے وقوف ہونگی جو سمجھیں گی کہ آنیوالا دس پندرہ منٹ تک آجائے گا۔ ۱۵ منٹ میں نہ آ سکا تو آدھ گھنٹہ تک آجائے گا۔ آدھ گھنٹہ میں نہ پہنچا۔ تو ایک گھنٹہ میں پہونچ جائے گا۔ ایک گھنٹہ میں نہ آیا۔ تو ڈیڑھ گھنٹہ میں آجائے گا۔ اس سے زیادہ اس نے کیا دیر لگانی ہے۔ وہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کا اندازہ کرکے تیل اپنے ساتھ لے جائیں گی۔ اور

آنے والے کا انتظار

کریں گی مگر آنے والا نہیں آئے گا۔ اور وہ اس کے انتظار میں کھڑی رہیں گی۔ یہاں تک کہ ان کا تیل ختم ہو جائے گا۔ اور شمعیں بجھ جائیں گی۔ تب وہ اپنی ساتھنوں سے کہیں گی کہ دولہا کے آنے میں بہت دیر ہو گئی ہے۔ اور ہم جس قدر تیل اپنے ساتھ لائی تھیں ختم ہو چکا ہے اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دو تاکہ ہم آنے والے دولہا کا انتظار کریں۔ وہ انہیں جواب دیں گی کہ ہم تمہیں کیوں تیل دیں اور کیوں اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالیں جاؤ اور بازار سے تیل لے آؤ۔ جب وہ بازار سے تیل لینے جائیں گی۔ تو

دولہا یعنی مسیح آجائے گا

اور وہ اس کے دیکھنے سے محروم رہ جائیں گی دولہا اپنی دلہنوں کو لے کر قلعہ میں داخل ہو جائیگا اور اس کا دروازہ بند کرے گا۔ بعد میں دوسری عورتیں آئیں گی۔ اور وہ شور مچاتے ہوئے کہیں گی کہ ہم بھی تیری دلہنیں ہیں۔ ہم صرف تیل لینے گئی تھیں۔ اب ہم بازار سے تیل لے آئی ہیں قلعہ کا دروازہ کھول تاکہ ہم بھی اندر داخل ہوں مسیح انہیں جواب دے گا۔ کہ اب تمہارے لئے دروازہ نہیں کھولا جا سکتا وہ جو دولہا کے انتظار میں بیٹھی رہیں وہی اس بات کی مستحق تھیں کہ دولہا کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوتیں مگر وہ جو اس کا انتظار نہ کر سکیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ ان کے لئے دروازہ کھولا جائے۔ جاؤ اور اس دروازہ سے ہٹ جاؤ۔ کہ اب تمہارے لئے یہ دروازہ نہیں کھولا جا سکتا۔

یہ مسیح نے اپنی آمد ثانی کے متعلق ایک تمثیل

بیان فرمائی ہے۔ اور یقیناً اس کے کوئی معنے ہیں۔ وہ معنے یہی ہیں کہ مسیح کے زمانہ میں حقیقی قربانیوں کو زیادہ سے زیادہ پیچھے ڈالا جائیگا یہاں تک کہ جب حقیقی دلہنیں بننے کا وقت آئے گا۔ اس وقت کچھ طبقہ یہ سمجھنے لگ جائے گا۔ کہ حقیقی قربانیوں کے معنے ایک آنہ چندہ دینا یا ایک گھنٹہ وقت دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ چنانچہ جب کہا جائیگا۔ کہ آگیا وقت جان کی قربانی کا تو وہ سمجھیں گے آگیا وقت گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ دینے کا اور جب کہا جائے گا۔

آگیا وقت مال قربان کرنے کا

تو وہ سمجھیں گے کہ آگیا وقت ایک آنہ یا ڈیڑھ آنہ چندہ دینے کا۔ حالانکہ اس وقت گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ وقت دینے کا سوال نہیں ہوگا بلکہ اپنی جان کو قربان کرنے کا سوال ہوگا۔ اور اس وقت صرف آنہ ڈیڑھ آنہ چندہ دینے کا سوال نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے سارے مال اور ساری جائداد سے ایک لمحہ کے اندر اندر دست بردار ہو جانے کا سوال ہوگا۔ میں نے اسی لئے قدم بقدم جماعت میں ان قربانیوں کا احساس پیدا کرنے کے لئے

وقف جائداد کا طریق

جاری کیا تھا۔ اس کے یہ معنے نہیں تھے کہ ہر شخص واقعہ میں اپنی جائداد سلسلہ کو دے دے۔ اس کے معنے یہ بھی نہیں تھے کہ چھ ماہ کے بعد ان سے ان کی جائیدادیں لے لی جائیں گی۔ یہ معنے بھی نہیں تھے کہ مرنے کے بعد ان کی جائدادیں لے لی جائیں گی۔ اس کے معنے صرف اتنے تھے کہ جماعت یہ اعادہ کرے کہ وہ اپنی جائدادیں سلسلہ کو پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر اس تحریک پر تین سال گذر گئے۔ اب تک جماعت کا ایک فیصدی حصہ بھی اس میں شامل نہیں ہوا۔ حالانکہ سال کوئی جائداد دینے کا بھی سوال نہیں۔ پوری دینے کا سوال نہیں پونی دینے کا بھی سوال نہیں آدھی دینے کا بھی سوال نہیں پانچ یا دس فیصدی دینے کا بھی سوال نہیں!

صرف ارادے کا سوال ہے

مگر اس ارادے میں بھی ساری جماعت شامل نہیں ہوئی۔ اب بتاؤ جب قربانی کے صرف ارادہ میں جماعت کا ایک فیصدی حصہ بھی شامل نہ ہو۔ تو جب حقیقی قربانیوں کا وقت آیا اس وقت کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ سو فیصدی تو الگ رہے ایک فیصدی لوگ بھی اس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ میرا منشاء اس تحریک سے صرف اتنا تھا کہ میں جماعت کے ذہنوں کو

آئندہ آنے والی قربانیوں کے لئے تیار کروں

اور وہ اپنی تیاری کا ثبوت دینے کے لئے سلسلہ کو صرف اس قدر لکھ دیں کہ ہماری جائدادیں اب ہماری نہیں رہیں بلکہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے وقف ہو چکی ہیں۔ مگر افسوس کہ ہماری جماعت کے بہت سے دوست یہ الفاظ لکھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گوڑگانوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مقرب صحابی تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ممبر تجویز فرمائے تھے ان میں آپ کا بھی نام تھا۔ مگر خواجہ صاحب نے بعد میں ان کا اور بعض اور دوستوں کا نام نکلوا دیا۔ وہ سنایا کرتے تھے کہ گوڑگانواں میں ایک بنیا تھا جس کے ایک پٹھان رئیس سے بہت تعلقات تھے۔ مگر تعلقات محبت کے باوجود اس کی حالت یہ تھی کہ جب کبھی اس نے خانصاحب سے خاص طور پر اپنے تعلقات اور محبت کے اظہار کے لئے بڑے جوش سے کہنا۔ خانصاحب خانصاحب تمہارا مال سو ہمارا مال اور آپ کا مال سو ہیں ہیں ہیں۔ یعنی خانصاحب آپ کا مال تو ہمارا مال ہوا۔ اور ہمارا مال۔ اس کے متعلق آپ کیا پوچھتے ہیں اس کے بعد اس نے ہیں ہیں ہیں کہہ کر بات ختم کر دینی۔ گویا دنیا تو الگ رہا وہ منہ سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میرا مال آپ کا مال ہے۔ بلکہ ہیں ہیں ہیں کہہ کر خاموش ہو جاتا تھا۔ یہی بات اگر ہماری جماعت کے بعض افراد میں بھی پیدا ہو جائے تو ہم اپنی جماعت کے کامیاب ہونے کی کس طرح امید رکھ سکتے ہیں

ضرورت اس بات کی ہے

کہ ہماری جماعت کے تمام افراد کم سے کم یہ احساس اپنے اندر پیدا کر لیں کہ ہم سے جب بھی کسی قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا ہم اس کو پیش کر دیں گے۔ اور اس بات کو اپنے دل سے نکال دیں کہ بار بار جانی اور مالی قربانیوں کا مطالبہ کرنے کے باوجود ابھی تک جان اور مال کو قربان کرنے کا وقت نہیں آیا۔ زمانہ اس وقت تیزی سے قریب آ رہا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آج سے دس سال بعد یا بیس سال بعد یا پچاس سال بعد وہ زمانہ آنے والا ہے۔ مگر بہرحال وہ منزل ہمارے قریب آ رہی ہے اور جب تک ہماری جماعت اس دروازہ میں سے نہیں گذرے گی وہ صحیح معنوں میں ایک مامور کی جماعت کہلانے کی بھی حقدار نہیں ہو سکتی۔ یہ قطعی اور یقینی اور لازمی بات ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کو پھیلاتے ہوئے خطروں کے طوفانوں سے گذریں گے۔

اسی طرح یہ قطعی اور یقینی اور لازمی بات ہے کہ ہمیں ایک دفعہ ہجرت کرنی پڑے۔ اور اپنے مکانوں اور جائدادوں سے محض خدا کے لئے دستبردار ہو جانا پڑے۔ مگر ابھی تک ہم اس امتحان سے بھی نہیں گذرے۔ بہرحال یہ دن جلد یا بدیر آنے والا ہے اور ہماری جماعت کے افراد کو اس دن کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئیے۔ ہمیں کیا معلوم کہ وہ دن کب آنے والا ہے ہم ان بیوقوف کنواریوں کی طرح کیوں بنیں جو اپنے ساتھ تھوڑا سا تیل لے کر گئی تھیں اور جو تیل کے ختم ہو جانے پر اس بات پر مجبور ہوئی تھیں کہ بازار جائیں۔ ہمیں ان عقلمند کنواریوں کی طرح بننا چاہئیے جو اپنے ساتھ کافی تیل لے کر گئی تھیں۔ جو دولہا کے انتظار میں کھڑی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ دولہا آیا اور وہ اس کے ساتھ قلعہ کے اندر داخل ہو گئیں۔

میں اسی سلسلہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری شریعت نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں خدا کے رسول پر تقدم نہیں کرنا چاہئیے۔ اور یہ حکم محض خدا کے انبیاء سے مخصوص نہیں۔ بلکہ جس طرح ایک رسول پر تقدم منع ہے اسی طرح اس کے خلیفہ پر بھی تقدم منع ہے۔ پھر ایسا خلیفہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی فتح کے لئے جرنیل مقرر کیا ہو۔ اس پر تقدم تو بہت ہی ناجائز بات ہے اور

جماعت کا فرض ہے

کہ وہ ہر معاملہ میں ڈر ڈر کر اور پھونک پھونک کر قدم رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی مورد بن جائے۔ ہر قدم ہمارے سامنے ایسا ہے کہ اس میں

خدائی رہنمائی کی ضرورت ہے

اور خدا کا میرے ساتھ یہ سلوک ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے فضل سے میری راہنمائی فرماتا ہے بعض دفعہ الفاظ میں وہ مجھ پر وحی نازل کر دیتا ہے اور بعض دفعہ میرے قلب پر وہ اپنا فیصلہ نازل کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک میرے ساتھ اتنی کثرت اور اتنے تواتر سے ہوتا ہے کہ میں خود حیران رہ جاتا ہوں کہ میری زبان سے کیا نکل رہا ہے مگر ابھی چند دن نہیں گذرتے کہ جو کچھ میری زبان پر جاری ہوا ہوتا ہے وہ واقعات کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں ایک بات کہتا ہوں اور خود مجھے اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی مگر چند دنوں کے اندر اندر غیب سے اس کے لئے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کوئی افریقہ میں پیدا ہونے لگتا ہے کوئی امریکہ میں پیدا ہونے لگتا ہے اور ان انقلابات کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ وہ الفاظ میرے نہیں تھے بلکہ خدا تعالیٰ کی وحی خفی سے میری زبان پر جاری ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ کسی دوسرے کو ان سے واقف نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ واقف ہونے سے اس کی ساری قوت اور طاقت باطل ہو جاتی ہے۔ بہرحال ہمیں

دعا کرنی چاہئیے

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نادار مریضوں کا علاج اور احباب جماعت کا فرض

ایک دردمندانہ اپیل!

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے گذشتہ تین سال سے صیغہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں غریب و نادار مریضوں کا علاج صدقات کی ان رقوم سے ہو رہا ہے جو احباب صیغہ ہذا کو بھجواتے رہے ہیں۔ خاکسار کے کئی اعلان جو اس سلسلہ میں احباب کی نظر سے (اخبار الفضل میں) گذرے ہوں گے۔ ان سے ان کو معلوم ہوگا کہ اس مد میں تقریباً پانچ چھ صد روپیہ ماہانہ خرچ ہو رہا ہے۔ اور ربوہ و مضافات کے نادار مریض سینکڑوں کی تعداد میں ضروری قیمتی ادویہ حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اب اس مد میں رقم بالکل نہیں رہی اور ماہ اپریل سے ہم ایسے نادار مریضوں کو اس مد سے کوئی ادویہ نہیں دے سکتے۔ ان میں وہ مریض بھی شامل ہیں جو ٹی بی سے بیمار ہیں اور یہاں سے مستقل علاج کروا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے مرض میں کافی فرق بھی پڑا ہے۔ مگر اب وہ اس علاج سے بوجہ رقم نہ ہونے کے محروم رہ جائیں گے۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر کی طرف توجہ دیں اور صدقات (خصوصیت سے بیماروں کا صدقہ دیتے وقت) ان نادار غریب مریض بھائیوں کا خیال رکھیں اور رقوم فضل عمر ہسپتال کو بھجوائیں یا صیغہ ہذا کی مد "صدقہ علاج نادار مریضاں" دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ امید ہے احباب خاکسار کی اس درخواست پر فوری توجہ فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء وما توفیقنا الا باللہ۔

خاکسار مرزا منور احمد (چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم و مغفور

(از مکرم نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے واقفِ زندگی مقیم سیرالیون مغربی افریقہ)

میرے والد محترم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم جو خطوط مجھے لکھتے رہے ہیں ان میں سے بعض کے اقتباسات درج ذیل کرتا ہوں۔ یہ اقتباسات بہت ہی نہایت ضروری اور قیمتی نصائح پر مشتمل ہیں۔ ان سے والد مرحوم کے تقویٰ، اخلاص دینی شغف اور خلیفۂ وقت سے والہانہ تعلق اور جذبۂ ایثار و قربانی پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی خواہش اور تڑپ کے مطابق صحیح معنوں میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۵/۱ ...... "ایک تو بخار میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ میں نے ۱۰۰ کے قریب تبلیغی خطوط لکھے ہیں اور خود ہی ٹائپ کئے ہیں۔ اور کئی مضامین لکھے ہیں اور زبانی تبلیغ بھی جس قدر ہو سکے کرتا ہوں۔ اس کا جسم پر بڑا اثر پڑا ہے بخار کئی روز سے لگاتار ہو رہا ہے۔ اس وقت پھر ہو گیا ہے۔ کام کے علاوہ قادیان کے صدمہ کی وجہ سے بھی اثر پڑا ہے ہم سارا کی ساری آمد (۱۵۰۰۔ ۱۶۰۰/ ۱۷۰۰۔ ۱۸۰۰ روپیہ) سلسلہ کے لئے بھیج رہے ہیں۔

"میں اب پھر دونوں کو کہتا ہوں (یعنی خاکسار کو اور میرے چھوٹے بھائی بدرالدین احمد کو):-

۱- اس زمانہ میں جتنی بھی تعلیم حاصل کی جائے اتنا ہی کم ہے۔ اسلام کو بہت سے تعلیم یافتہ سپاہیوں کی ضرورت ہے۔

۲- جس قدر کفایت اور سادگی کی عادت ڈالی جائے اتنا ہی کم ہے یہی تحریک جدید کا مقصد تھا تا فاقہ بھی ہو تو اسلام کے لئے جہاد جاری رہے

۳- یہ ایک زریں اصول ہے کہ جو کچھ ہاتھ میں ہو اس کے اندر اندر خرچ ہو۔ اس میں سے بچانا بھی چاہئے خواہ ایک دو پیسہ کیوں نہ ہو۔ ویسے ضروریات انسانی تو ایسی ہیں کہ لاکھوں کروڑوں روپے بھی ناکافی ہوتے ہیں۔ اور کافی ہوں تو ۵ روپے بھی کافی ہیں۔

۴- برے خیال سے ہر وقت بچنا۔ دماغ کو ہر وقت علمی امور میں مشغول رکھنا۔ ...... اب تو بخار کی وجہ سے خط لکھنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

۲۸/۳/۱۳۔ مجھے ان دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مصروفیت ہے کہ الحمدللہ۔ گزشتہ رات تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک مصروفیت رہی اور پھر پانچ میل دور بھی جانا پڑا۔ اور پھر لطف یہ کہ سلسلہ سے متعلق باہر کا کام بھی مجھ پر ہی ہوتا ہے۔ اس طرح دن کو بھی کافی مصروفیت رہتی ہے۔ و ذالک فضل اللہ

ایک دفعہ میرے آقا نے ایک مقدمہ میں مجھے گواہی کے لئے طلب فرمایا تو ابتدا میں ہی مجھے اپنی پیاری زبان میں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو ہوشیار رہنا۔ بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ وہ سچ بول رہا ہے مگر بعض ذاتی رجحانات کی وجہ سے حق کو کسی قدر چھپا رہا ہوتا ہے تم اپنے آپ کو ایسے رجحانات سے آزاد کر کے سچی سچی گواہی دینا"

میں ذیل کی دو باتیں تمہیں کہتا ہوں اگر ان کو پلّے باندھ لو گے تو بلاوجہ کے ذہنی دکھوں سے انشاء اللہ نجات پاؤ گے۔

الف۔ سوائے انبیاء علیہم السلام اور خلفاء اور ان کے خاص رفقاء کے ہر چھوٹا بڑا انسان اپنی ساری زندگی میں غلطیوں اور بے وقوفیوں میں مبتلا رہتا ہے اور ہر وقت استغفار سے ہی اپنے ننگ کو چھپا سکتا ہے۔

ب۔ لہٰذا دوسروں کے امور اور ان کی باتوں کو سن کر کبھی مرعوب نہ ہونا چاہئے اور غور کرنا چاہئے (مگر اس غور میں انکسار اور توکل کی قلبی ٹھنڈک موجود ہو) کہ دوسرے کی بات واقعی کسی عقلی دلیل پر مبنی ہے۔ یا محض کسی جذباتی امر پر اس کی بنیاد ہے میری مراد یہ ہے کہ غلطیوں کے مرتکب انسانوں کی باتوں کو سن کر ہمیں خواہ مخواہ اپنے آپ کو ذہنی الجھنوں میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ ہم نے تو یہ آسان راہ پریشانی کو دور کرنے کی ٹھان رکھی ہے کہ ذرا کوئی بات ہوئی تو ہم آقا کو لکھ دیا۔ وہاں سے ہمیں کبھی لمبے جواب نہیں آیا کرتے صرف دو فقرے حضور تحریر فرما دیتے ہیں تو ان دو فقروں سے ان بیسیوں لمبے لمبے جذباتی مصروفیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے جو کوئی رشتہ دار یا کوئی اور دوست کرتے ہیں ——— تو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

میرے لئے دنیا میں دو وجود ہیں جو ہر حال میں میرا سہارا بنے ہیں یہ نہ ہوں تو میرے جیسے تھے" (ماں جی رضی اللہ عنہا مجھے لٹّو کہا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ لٹھا۔ یعنی سیدھا سادہ سا بچہ دنیا میں کیونکر کامیاب ہو گا) کی زندگی سب کی سب رائیگاں اور بے کار جاتی۔ اور آگے بھی انہی کا سہارا ہے۔ اور وہ یہ دو وجود ہیں (۱) ایک میرے روحانی باپ حضرت امیرالمؤمنین (۲) اور ایک میرے جسمانی باپ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم

یہ مت خیال کرو کہ صرف تم ہی ایک انسان ہو جس کی رائے کبھی اپنے سے بڑوں سے ٹکرا جاتی ہے۔ میری رائے بھی ٹکرا جاتی ہے اور ہر انسان کی رائے کا اختلاف ہوتا ہے مگر رب العالمین۔ علیم بذات الصدور فرماتا ہے ربکم اعلم بما فی نفوسکم یعنی جو تمہارے دلوں میں ہے اسے اگر بڑوں کے ادب اور احترام کی خاطر چھپائے رکھو تو مت سمجھو کہ تمہاری رائے رائیگاں گئی۔

جذبات کو دبا نہ سکنے کا نقص کسی نہ کسی حد تک ہر ایک میں ہوتا ہے۔ مجھ میں بھی یہ نقص رہا ہے۔ مگر پھر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل رہا ہے کہ میں نے اکثر دبایا ہے اور گو عارضی طور پر اس قربانی میں تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن انجام کار اس کا نتیجہ ہمیشہ پایا ہے

انسان اپنی تدابیر اور اپنی رائے پر حد سے زیادہ زور دینے سے کامیاب نہیں ہوا بلکہ اپنی عقل اور سمجھ اور تدبیر کے ساتھ ساتھ انکسار اور تواضع اور دلی عاجزی اور فروتنی کا ہونا بہت سی برکات کا موجب بن جاتا ہے۔ ...... نیز تمہاری امی اور میں تم سے اس لئے بھی خوش ہیں کہ گو اکثر سمجھانے کے لئے مجھے سخت الفاظ بھی استعمال کرنے پڑے ہیں مگر تم نے والدین کے ادب کا زریں اصول کبھی نہیں چھوڑا۔ انشاء اللہ اسی درستہ پر برکت ہوگی۔"

۲۹ ظہور ۱۳ ہش ۔ اگست ۱۹۴۷ء

کی موسمی تعطیل میں قادیان چھوڑ کر تم کوئٹہ نہ چلے جاتے تو فسادات کے عرصہ میں جو قادیان کی حفاظت کے جہاد میں شمولیت مل جاتی تو واللہ ہمیں اس سے بڑی خوشی ہوتی کہ ہمارے گھر کا ایک نمائندہ تو وہاں موجود ہوتا۔

جب میں قادیان میں پڑھتا تھا تو حتی الوسع قادیان سے باہر نہ جاتا تھا ایک مرتبہ نویں جماعت کے سالانہ امتحان کے بعد ایک ماہ کی تعطیل ہوئی۔ اس وقت کوئی اور رشتہ دار قادیان میں نہ تھا اور میں بورڈنگ میں رہتا تھا۔ اور میں گھر سے الگ رہنے کی وجہ سے بہت اداس رہتا تھا۔ میں ان تعطیلات کے شروع ہونے پر جب کہ بورڈنگ کے سارے لڑکے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ میں نے سوچا کہ پرسوں جمعہ ہے کیوں نہ یہ جمعہ قادیان میں پڑھ کر جاؤں۔ چنانچہ جمعہ کے روز خلافت ثانیہ کے قیام کا معجزہ اور نشان اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جس سے باقی کے تمام بورڈر محروم رہے۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں لاہور سے M.Sc. کی کلاسز چھوڑ کر ربوہ آکر قیام کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے مجھے لکھا:-

"سو میں پھر کہتا ہوں کہ بددل نہ ہونا اور سب معاملات سے علیحدہ ہو کر خوشی سے ربوہ چلے جاؤ۔ اور اپنے آپ کو کسی کام میں لگا کر زندگی کے سمندر میں تیرنا شروع کرو۔ ربوہ میں جا کر جو کام بھی ہے شروع کرو۔ مسجد کے جھاڑو کا کام بھی نہ ملے تو کوئی اور ہاتھ سے کام شروع کرو۔ آخر دنیا میں کروڑوں کروڑ مزدور لوگ ہیں وہ کسی نہ کسی طرح سے گذارہ کرتے ہیں۔ اپنی رائے کو میری خاطر بالکل چھوڑ دو اور بغیر کسی کو بتانے کے سیدھے ربوہ چلے جاؤ۔ وہاں اگر گلی میں سونا پڑے تو گلی میں سونا اور مسجد میں سونا پڑے تو مسجد میں سونا۔ اور صدر انجمن کا کام کسی طرح سے بھی شروع کر دو۔ کلرکی کوئی معیوب شے نہیں ہے۔ اور کم تنخواہ کی قطعاً پروا نہ کرنا۔ اگر صبر اور استقلال۔ ہوشیاری اور عقلمندی سے کام کرو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ برکت پاؤ گے۔ برکت آہستہ آہستہ آیا کرتی ہے یکلخت نہیں خدا تعالیٰ خود تمہاری ساری ضروریات کو پورا کرے گا۔ اگر کلرکی نہ ملے تو مسجد کے خادم بن جاؤ اور اپنا گذارہ آپ کرو۔ وقف قبول نہ کئے جانے کا بھی مطلق خیال نہ کرنا۔

دیکھو میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ ربوہ کے علاوہ اور کسی جگہ کا مطلقاً خیال چھوڑ دو ...... ان مختصر نصائح کے ساتھ میں تمہیں زندگی کے سمندر میں چھوڑتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو

اب خود اپنے پاؤں پر چلو اور یوں سمجھو کہ میں یکلخت اس دار فانی سے گذر گیا ہوں۔

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

سائنس سے خدا تعالیٰ کی لامحدود قدرت کا ثبوت

(از مکرم سید محمد احمد صاحب سابق پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ انڈیا)

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۶۲ء سے ۷ جنوری ۱۹۶۲ء تک کٹک (بھارت) میں سائنس دانوں کی کانفرنس تھی۔ یورپ و امریکہ وغیرہ ممالک سے قریباً دو ہزار بڑے بڑے سائنسدان اکٹھے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ذیل کا مضمون بصورت پمفلٹ شائع کیا گیا۔

آج اڑیسہ کو فخر ہے کہ اس میں بڑے بڑے مشاہیر عالم سائنسدان رونق افروز ہیں ہم احمدیان اڑیسہ بھی قلبی مسرت کے ساتھ آپ لوگوں کا خیر مقدم کرتے ہیں اور خوش آمدید کہتے ہیں۔ اے سائنسدانوں کے گروہ آپ لوگ وہ قیمتی وجود ہیں جنہوں نے خدا کے پیدا کردہ زمین و آسمان اور ان کے اندر کی تمام چیزوں سے مختلف النوع فوائد حاصل کرنے اور ان سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ خالق کون و مکان نے جو کچھ زمین میں ہے۔ سب کا سب انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے اسی طرح دوسری جگہ فرماتا ہے اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض وانزل من السماء ماءً فاخرج بہ من الثمرات رزقاً لکم وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہٖ وسخر لکم الانھار۔ وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم الیل والنھار واٰتاکم من کل ما سألتموہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار (پ ۱۳ ع ۱۴)

اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جس نے آسمان زمین کو پیدا کیا اور بادلوں سے پانی اتارا اور اس کے ذریعہ سے پھلوں کی قسم کا رزق پیدا کیا ہے اور اس نے تمہارے لئے کشتیوں کو چلانے والے جمیع وسائل کو بلا اجرت تمہاری خدمت میں لگا دیا تا اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور اسی طرح سمندروں اور دریاؤں کو بھی اس نے مفت تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے اور جو کچھ تم نے (زبان حال سے) مانگا اس نے تمہیں سب کچھ دیا۔ تم پر اسکے اس قدر احسانات ہیں کہ اگر تم اسکے احسان گننا چاہو تو شمار نہیں کر سکو گے۔ انسان یقیناً بڑا ہی ظالم اور بڑا ہی ناشکر گزار ہے

قرآن شریف میں اسی طرح بار بار خدا کی نعمتوں اور احسانوں کا ذکر آیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ دنیا کی تمام چیزیں سورج چاند ستارے سب ہی انسانوں کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں خدا تعالیٰ نے اسکی پیدا کردہ چیزوں میں اتنے غیر محدود خواص دکھلائے ہیں کہ انسان کسی ایک چیز کا بھی کما حقہ احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ان کے گنوں کی حد بست کر سکتا ہے۔ سائنسدان خدا کی پیدا کردہ چیزوں کی طبعی و کیمیاوی خاصیتوں کو زیادہ سے زیادہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے جا رہے ہیں۔ مگر خدا کی لامحدود قدرت ختم ہونے میں نہیں آتی مثال کے طور پر ایک آگ کو ہی لیں انسان پہلے تو اس کے استعمال سے ناواقف تھا۔ بنوں و جنگلوں میں اس کے ہیبت ناک نظاروں کو دیکھ کر اس سے خائف تھا اس کے ذریعہ ہونے والی تباہی و بربادی کے سوا اسے کچھ معلوم نہ تھا اس کے وہم و گمان میں یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ آگ بھی انسانوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

بہت زمانے کے بعد آگ کے فائدے انسان کو معلوم ہوئے اس کے بعد چقماق سے آگ نکالنے کی سوجھی۔ جس نے پہلے پہل چقماق سے آگ دریافت کی ہوگی۔ بلاشبہ اس زمانہ کا بڑا سائنس دان گردانا گیا ہوگا۔

مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ سائنسدانوں نے مختلف قسم کے علوم و فنون میں ترقی کی اور اب آگ کو جیبوں میں بھر کے پھرنے لگے۔ جہاں ضرورت پڑی سلائیوں کو ذرا گھسایا آگ نکل آئی اس ایجاد پر بھی لوگ حیران ہوئے پہلے موجد کی عزت نظروں میں کم ہوتی گئی اور اس کے موجد کو بڑا سائنسدان سمجھنے لگے۔ اس وقت تک آگ سے جاڑوں میں گرمی حاصل کرنے اور کھانے تیار کرنے کے سوا اور کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا تھا اس کے بعد سائنسدانوں نے ترقی کی۔ اس سے انجن چلنے لگے ریل۔ جہاز ہوائی جہاز آبدوز جہاز الیکٹرک وغیرہ ایجادیں ہوتی رہیں اور دنیا کو بڑھ چڑھ کر آرام پہنچنے لگا آئندہ یہی آگ کئی کئی شکلوں میں ظاہر ہو کر دنیا والوں کے آرام و آسائش کا باعث ہوگی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا اسی طرح دوسری چیزوں کا حال ہے۔ کہ انسان انکے فوائد سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوتا جاتا ہے آرام پاتا جاتا ہے یہ سلسلہ نسل انسانی کی بقا تک چلتا چلے گا اور ہر آنے والا زمانہ ثابت کر دکھائے گا کہ خدا کی قدرت غیر محدود ہے اس کی کوئی حد بست نہیں کر سکتا۔

خدا تعالیٰ نے نہ صرف انسانوں کو پیدا کیا اور اسکو فائدہ پہنچانے والی چیزوں کو پیدا کیا بلکہ انسانی دماغ کو ان چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی طرف رہنمائی بھی کر دی جیسا کہ اس نے فرمایا خلق کل شیء ثم ھدیٰ۔ اس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا اور انسانی دماغ کو ان سے فائدہ حاصل کرنے کی طرف رہنمائی بھی کر دی۔ اگر انسانوں کے ساتھ اس کی آرام دہ چیزوں کو صرف پیدا کر دیتا اور ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف رہنمائی نہ کرتا تو ان چیزوں کا پیدا کرنا نہ کرنا برابر تھا۔ اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کائنات عالم کی جمیع اشیاء اور حضرت انسان کی پیدائش ایک ہی صانع کی صنعت کاری کا کرشمہ ہے ورنہ کائنات عالم کے راز ہائے سربستہ کا انسانی دماغ اور اس کے قوائے فکریہ کے ساتھ اس قدر گہرا اور مربوط جوڑ کیسے بن گیا؟ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ ایک طرف اس نے دنیا کی چیزوں میں اپنی قدرت کے بے شمار اسرار و فوائد رکھ دیئے ہیں۔ تو دوسری طرف اس نے انسان کی قوت فکریہ کے ساتھ ان تمام چیزوں سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی طاقت بھی ودیعت کر دی ہے!!

آپ سائنسدانوں کی سوانح حیات پڑھ کر بآسانی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اچانک کسی سائنسدان کے دماغ میں ایک بات آتی ہے اور اس کے دل میں پُرزور تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ کسی طرح اس گوہر مقصود کو حاصل کرے اور ایسی لگن لگ جاتی ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے سو بار بھی ناکامی کا منہ دیکھے وہ باز نہیں آتا آخر کار وہ اس میں کامیاب ہو جاتا ہے اور گوہر مقصود کو پا لیتا ہے۔ اور دنیا والوں کے لئے صد باب رحمت کا کھولنے والا بن جاتا ہے یہ خدا کی عین مہربانی ہے کہ اس نے نہ صرف ساری کائنات کو انسان کی خدمت میں لگایا بلکہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی ترکیب بھی بتا دی فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ایجادات و انکشافات خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے سب کی تہہ میں یہی بات کار فرما ہے کہ اچانک کوئی تحریک خدا کی طرف سے کسی کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اور اسے بروئے کار لانے کی تڑپ بھی اس کے دل میں پیدا کر دی جاتی ہے۔ آخر کار وہ ایجاد پایۂ تکمیل کو پہنچ کر بنی آدم کے لئے مفید سے مفید ترین جاتی ہے

پھر خدائے رحیم و کریم کے فضل و احسان کو دیکھئے کہ اس کی پیدا کردہ چیزیں کبھی ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی زمانہ میں خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کا خاتمہ ہو گیا ہو۔ جس کی وجہ سے انسانی ضروریات پوری نہ ہو سکتی ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم۔ ہمارے پاس چیزوں کے ذخیرے جمع ہیں ہم انہیں مقررہ انداز میں اتارتے ہیں۔ مثلاً پتھر کا کوئلہ ہے۔ اس کا استعمال معلوم ہونے کی تاریخ سے آج تک روزانہ لاکھوں کروڑوں من کوئلہ زمین سے نکالا جاتا ہے۔ مگر ختم ہونے میں نہیں آتا یہی حال پٹرول اور دوسری چیزوں کا ہے۔ انسانی ضروریات کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ اور تا بقائے نسل انسانی موجود رہیں گی۔

ایک سائنسدان خدا کی عطا کردہ چیزوں کی جوڑ توڑ سے نئی سے نئی چیزیں پیدا کر لیتا ہے جو لوگوں کے لئے مفید ہوتی ہیں سائنسدان نہ صرف خدا کی چیزوں کا محتاج ہے بلکہ اس کی رہنمائی کا بھی محتاج ہے وہ اس کی رہنمائی سے بے نیاز ہو کر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ دوسرے انسانوں سے بڑھ کر اس کا شکر کرتا اس کے احسان کی قدر کرتا اس کی رہنمائی پہ شکرگزار بنتا مگر بہت کم ہیں جو اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اس زمانے میں جبکہ سائنس کی بدولت دنیا کو بڑا آرام مل رہا ہے اس زمانے کے ایک معمولی مزدور کو جو راحت و آرام میسر ہے گذشتہ دو تین صدی قبل کسی راجہ مہاراجہ کو خواب میں بھی نہ ملا ہوگا۔ معمولی سے معمولی انسان بغیر ایک قدم اٹھائے سینکڑوں میل کا سفر بآسانی سے طے کر لیتا ہے سمندر پار کر جاتا ہے ایک قطرہ پانی اس کے بدن کو نہیں چھوتا۔ بے پر و بال کے ہوا میں اڑتا پھرتا ہے اسے گرنے کا خوف تک نہیں آتا۔ گھر بیٹھے سینکڑوں میل کی خبریں سن سکتا ہے۔ گھر بیٹھے اعزہ و اقربا اور دوستوں کے حالات معلوم کر لیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر افسوس دنیا ایسی ناقدر شناس واقع ہوئی ہے کہ کبھی بھول کر بھی اپنے محسن کی طرف نہیں دیکھتی۔ ذرہ برابر بھی اس کا خیال دل میں نہیں لاتی۔ اس زمانے کا انسان ظاہری آرام و آسائش کے لحاظ سے گذشتہ زمانوں پر فوقیت ضرور رکھتا ہے۔ مگر دوسرے زمانوں سے بڑھ کر ناشکرا اور ناقدرا واقع ہوا ہے۔

خالق حقیقی کے احسانات کا شکر کرنا تو درکنار وہ تو سرے سے خدا کی ہستی کا ہی منکر بن بیٹھتا ہے۔ دنیا کا ایک

حصہ خدا کی اطاعت کو لعنت قرار دے چکا ہے۔ ہزاروں لاکھوں نے اپنے خالق مالک و محسن خدا کو بالکل بھلا دیا ہے۔ دن رات اس کی نافرمانی میں مست ہیں۔ شر اور فساد اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہر انسان مجسم فتنہ نظر آنے لگا ہے۔ خدا ترسی نام کو باقی نہیں رہی۔ جس کی وجہ سے سائنس کے متوالے ایٹم بم ہائیڈروجن بم تباہ کن راکٹ وغیرہ بنا کر ایک بڑی طاقت کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ان کے یہی مہلک اسلحہ ان کی اپنی تباہی کا پیغام سکتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ظاہری طور پر تو اس زمانہ کے لوگ بڑے آرام میں ہیں۔ مگر باطنی اور روحانی سکینت دلوں سے جاتی رہی ہے۔ امن سکھ چین دلوں سے غائب ہو گیا ہے۔ ہر وقت انہیں خوف دامنگیر ہے کہ نہ جانے کسی وقت کیا ہو جائے کہیں ذرا سا کھٹکا ہوا۔ فوراً ساری دنیا چونک پڑتی ہے کہ نتیجہ کیا ہوگا۔ ہر سمت خوف و ہراس کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ حکومتیں حکومتوں پر چڑھائی کرنے کی فکر میں ہیں۔ بڑی بڑی حکومتیں چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو ہڑپ کرنے کی تیاری میں مصروف ہیں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ دنیا کا سکھ اور چین ظاہری اور باطنی طور پر اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک انسان کا تعلق اس کے حقیقی خالق و مالک کے ساتھ استوار نہ ہو۔ اس رشتہ کو قائم کرنے اور دنیا کی اصلاح کے لئے اپنی قدیم سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک شخص کو بھیجا ہے جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد ہے جو صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قادیان نامی ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔

اس نے آکر دنیا والوں کو خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ اس کے ذریعہ اس خدا کے رحم و کرم اور فضل و احسان اور غضب و ناراضگی کے بیسیوں نشانات ظاہر ہوئے۔ باوجود بڑی مخالفت کے خدا نے اس کی تائید کی۔ وہ لوگ جنہوں نے اسے قبول کیا وہ خدا کے مقرب بن گئے اور خدا کی تائید ان کے ساتھ رہی اور اب بھی ساری دنیا میں اس کے متبعین پائے جاتے ہیں۔ یورپ امریکہ افریقہ۔ ایشیا۔ آسٹریلیا۔ انڈونیشیا۔ چین۔ جاپان وغیرہ دنیا کے قریباً تمام ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں اس کے متبع پھیل گئے۔ اس نے آکر دنیا والوں کو سکھ چین اور سلامتی کے ساتھ رہنے کے گر بتائے۔ اس نے کہا کہ خدا سے اپنا تعلق مضبوط کرو۔ مرنے کے بعد ہر انسان

اپنے اچھے اور برے اعمال کی جزا سزا ضرور پائے گا۔ دل میں خدا کا خوف پیدا کرو۔ ساتھ ہی ہمیشہ اس کی رحمت کے امیدوار رہو۔ تمام لوگوں کو اپنا بھائی جانو کیونکہ جس خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ بھی اسی خدا کی مخلوق ہیں ہم سب ایک خدا کے پیدا کردہ ہیں اور آپس میں بھائی ہیں۔ تم اپنے لئے جو پسند کرتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرو۔ اور جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے پسند مت کرو۔ مذہبی پیشوا سب کے سب قابل احترام ہیں۔ اس لئے دوسروں کے مذہبی بزرگوں کو توہین سے یاد کرنا اچھا نہیں۔ دوسروں کے مذہب کے بارے میں کسی پر کسی قسم کا جبر روا نہیں۔ کیونکہ مذہب کا معاملہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ہر شخص کو اس کی پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس خدا کے اس فرستادہ کی آواز پر لبیک کہا اس کی تعلیم پر عمل کیا اور ظاہری آرام و آسائش کے ساتھ دلی اطمینان و سکون حاصل کیا۔ خدائے رحیم و کریم کی رضاء و خوشنودی حاصل کی۔

اے رحیم و کریم خدا تو دنیا والوں کے دلوں میں اپنی عظمت بھر دے۔ تا وہ تیری طرف رجوع کریں تجھ سے تعلق جوڑیں اور تیرے فضل و کرم سے لطف اندوز ہوں۔ آمین۔

(بدر قادیان)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے

صداقت احمدیت

کے متعلق

تمام جہان کو چیلنج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

وصولی چندہ وقف جدید - سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب نے وعدہ کے ساتھ ہی نقد وصولی فرما دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمات کا موقع عطا فرماوے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور ۶-۰۰

مکرمہ اہلیہ صاحبہ زہرہ بیگم صاحبہ ۶-۰۰

مکرم عبدالرشید صاحب شبیر فروش دہلی دروازہ لاہور ۱۰-۰۰

مکرم میاں عبدالقیوم صاحب پراچہ " " ۷-۰۰

" عبدالحق صاحب " " ۱۰-۰۰

اہلیہ صاحبہ و دختران " " ۱۰-۰۰

اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالکریم صاحب " " ۱۰-۰۰

مکرم بشیر احمد مسعود احمد معہ والدہ صاحبہ " " ۱۵-۰۰

" محمد حنیف صاحب قمر " " ۶-۲۵

" میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ ۶-۰۰

" حاجی رولا خاں صاحب چک لدھیانہ ضلع جھنگ ۶-۰۰

مکرمہ شریف بیگم صاحبہ گوگھووال ضلع لائلپور ۶-۰۰

" امۃ الحفیظ صاحبہ ہیڈ مسٹرس " ۶-۰۰

مولوی روشن دین صاحب محلہ دارالنصر ربوہ ۶-۰۰

مکرم ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بلا تفصیل) ۱۲-۰۰

اہلیہ صاحبہ بابو عبدالرحمٰن صاحب الٰہی پارک لاہور ۶-۰۰

مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ الٰہی پارک لاہور ۶-۱۲

مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا ۶-۷۵

مکرم فضل احمد صاحب لکھن وال ضلع سرگودھا ۶-۷۵

" عبدالماجد صاحب ایم ایس سی اچھرہ لاہور ۶-۰۰

" چوہدری نور احمد صاحب " " ۶-۰۰

" ملک فضل کریم خاں صاحب محمد نگر لاہور ۸-۰۰

" چوہدری عصمت علی صاحب " ۱۰-۰۰

" ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب گجرات ۱۱-۰۰

" میاں احمد علی صاحب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور ۶-۰۰

" میاں حکیم محمد لطیف صاحب صدر جماعت حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۹-۰۰

" محمد عبداللہ و بشیر احمد صاحبان " ۱۳-۵۰

" شیخ عبدالشکور صاحب عرائض نویس " ۶-۳۷

" شیخ عبدالکریم صاحب ولد " ۶-۲۵

" چوہدری ہارون رشید صاحب " ۶-۳۷

" قاضی محمد رمضان صاحب ملٹری بک " ۲۲-۰۰

" شیخ عبداللطیف صاحب سائیکل ورکس " ۶-۲۵

" مسز محمد رفیق صاحب " ۶-۹۵

" چوہدری بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر " ۶-۹۴

مکرمہ مس صفیہ راشدہ صاحبہ فضل عمر ماڈل سکول ربوہ ۶-۰۰

" مس صالحہ طلعت صاحبہ " " ۱۰-۰۰

" مس زاہدہ ہاشمی صاحبہ " " ۶-۳۱

" مس بشریٰ شاہدہ " " ۶-۹۱

مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب چک 61/R.B ضلع لائلپور ۶-۰۰

" محمد انور صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ (بلا تفصیل) ۷-۵۰

" محمد اشرف صاحب جاکا نوالی ضلع گجرات " ۲۱-۰۰

" محمد سعید صاحب سیکرٹری مال مونگ " " ۱۲-۰۰

" محمد مختار صاحب جھنگ شہر ۱۳-۰۰

" مکرمہ اہلیہ صاحبہ " ۷-۰۰

بچگان " " ۷-۰۰

مکرم اعجاز احمد صاحب " " ۷-۰۰

" چوہدری غلام احمد صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری ۶-۲۵

" مسعود احمد صاحب محمود احمد۔ اقبال بیگم صاحبہ نصرت ناز، ماہ ناز صاحبان ۲۶-۰۰

" شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور ضلع منٹگمری ۶-۵۰

جماعت احمدیہ کراچی از لجنہ اماء اللہ ۸-۱۹/۲۸

بابو عبدالمجید صاحب کوچہ چابکسواراں لاہور ۶-۰۰

مکرمہ عطاء اللہ صاحب " " ۶-۰۰

" بابو عبدالحلیم صاحب جھنگ صدر ۶-۳۷

" ایم سلیمان قریشی جھنگ صدر ۶-۳۱

" اللہ داد صاحب " " ۶-۰۰

" میاں محمد تقی صاحب " " ۶-۰۰

مکرمہ بشریٰ نسیم صاحبہ بنت سراج الدین صاحب " " ۶-۰۰

" عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد حسین صاحب " ۶-۰۰

بچگان چوہدری سراج الدین صاحب " ۶-۰۰

بابا خیر الدین صاحب مرحوم " ۶-۰۰

مکرمہ حبیبہ بیگم صاحبہ " " ۶-۰۰

مکرم محمد رمضان صاحب سیال " " ۷-۵۰

" چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ ۶-۲۵

" میجر بشیر احمد صاحب پراچہ سرگودھا شہر ۳۰-۰۰

" ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب " ۱۵-۰۰

" علی محمد صاحب ننگلی " " ۱۱-۰۰

" محمد اسلم صاحب باجوہ وکیل " ۱۰-۰۰

" راجہ محمد اشرف صاحب ۸-۰۰

" صوفی ابراہیم صاحب غلہ منڈی ۲۱-۰۰

عبدالقادر صاحب ٹیلا " ۶-۳۸

چوہدری نادر علی صاحب ایم اے ڈی " ۲۵-۰۰

بوڑنگ افسر عبدالماجد صاحب " ۱۰-۰۰

بیگم صاحبہ " " (امۃ المجید صاحبہ) " ۱۰-۰۰

مکرم غلام نبی صاحب چک 11-7/6 ضلع منٹگمری ۶-۰۰

" غلام حیدر صاحب " ۶-۰۰

فرانسیسی عوام نے الجزائر میں جنگ بندی کے معاہدہ کی توثیق کر دی

جنرل ڈیگال کو معاہدہ کے نفاذ کے وسیع اختیارات حاصل ہو گئے

پیرس ۹ اپریل۔ فرانسیسی قوم نے الجزائر میں جنگ بندی کے معاہدہ کی توثیق کر دی ہے اور اس طرح صدر ڈیگال کو اس معاہدہ کے نفاذ کے لئے وسیع اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ اب صدر ڈیگال معاہدہ پر عمل درآمد کی خاطر فرمان نافذ کر کے ضروری اقدامات کا حکم دے سکتے ہیں

جنگ بندی کے معاہدہ پر استصواب کے لئے کل صبح سارے فرانس میں رائے شماری شروع ہوئی۔ شام تک جو نتائج موصول ہوئے ان سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ فرانسیسی عوام کی بھاری اکثریت نے جنگ بندی کے معاہدہ کی توثیق کر دی ہے قطعی نتائج کا اعلان کل کر دیا جائیگا

دریں اثناء یورپی دہشت پسندوں نے الجزائر میں تشدد کی وارداتیں بدستور جاری رکھیں۔ جن میں متعدد افراد ہلاک اور مجروح ہوئے

استصواب میں فرانسیسی عوام سے یہ سوال پوچھا گیا تھا کیا آپ الجزائر کے متعلق ۱۹ مارچ ۶۲ء کے سرکاری اعلان اور اس اعلان کی بنیاد پر صدر ڈیگال کو ضروری اقدامات کا اختیار دینے کی تائید کرتے ہیں؟" اس سوال میں جس مسودہ قانون کا ذکر کیا گیا ہے اس کی دفعہ ۱ کے تحت اور ۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء کے اعلان کے مطابق فرانس کے صدر کو الجزائر کے متعلق ہر قسم کا سمجھوتہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ۱۴ جنوری ۶۲ء کے قانون کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ الجزائری عوام استصواب کے ذریعہ الجزائر کو ایک آزاد مملکت بنانے کا فیصلہ کریں تو انہیں ایسا الجزائر تشکیل کرنے کا اختیار ہوگا (جو آزاد ملک کی حیثیت سے فرانس سے تعاون کرتا رہے) اسی قانون کی روشنی میں فرانس کے صدر کو الجزائر کے ساتھ معاہدہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے فرانس کے صدر کو الجزائر میں ایک عبوری انتظامیہ قائم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کا اختیار بھی دیا گیا ہے جو الجزائر میں استصواب کرانے کے لئے تشکیل کی جائے۔ رائے شماری صرف فرانس میں ہو رہی ہے۔ اس مسئلہ پر الجزائر میں مقیم فرانسیسی باشندوں سے رائے شماری نہیں کرائی جا رہی۔ چنانچہ اس مسئلہ پر رائے دینے کے حق سے محرومی کے خلاف الجزائر میں رہنے والے فرانسیسی باشندوں نے بطور احتجاج سہ رنگے پرچم اپنی کھڑکیوں پر لگائے رکھے۔

مشرقی پاکستان میں انتخاب کے انتظامات مکمل ہو گئے

چیف الیکشن کمشنر کی صدارت میں ووٹروں اور امیدواروں کے جلسے بلانے پر بھی غور کیا گیا

ڈھاکہ ۹ اپریل۔ ڈھاکہ میں کل صبح چیف الیکشن کمشنر کی صدارت میں مشرقی پاکستان کے ڈویژنل کمشنروں کا ایک اجلاس ہوا جس میں صوبہ کے مختلف حصوں میں الیکشن کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔ یہ اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا جس میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات سے متعلقہ مسائل پر غور کیا گیا۔

اس اجلاس میں اسمبلیوں کے الیکشن کے لئے پولنگ سے متعلقہ امور خاص طور پر ووٹ ڈالنے کے انتظامات اور ووٹروں اور امیدواروں کے جلسے بلانے کے متعلق تفصیل سے غور کیا گیا ضروری انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے شام کے وقت بھی ڈھاکہ میں الیکشن کمیشن کا اجلاس ہوا جس میں مشرقی پاکستان کے جسٹس رحمان اور مغربی پاکستان کے جسٹس مسعود نے بھی شرکت کی (مشرقی پاکستان کے ہوم سیکرٹری۔ صوبائی انسپکٹر جنرل پولیس اور حکومت مشرقی پاکستان کے محکمہ بنیادی جمہوریت کے سیکرٹری اجلاس میں شامل ہوئے الیکشن کمیشن کا اجلاس کل پھر ڈھاکہ میں ہو رہا ہے +

● ہوانا ۹ اپریل۔ کیوبا کے فوجی ٹریبونل نے آج ۱۱۷۹ قیدیوں کو تیس تیس سال تک قید سخت کی سزائیں دی ہیں۔ انہیں گزشتہ سال اپریل میں امریکہ کی مدد سے کیوبا پر کئے جانے والے حملہ کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ ہوانا ریڈیو کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ انہیں کیوبا کی شہریت اور شہری حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ملزموں کو چھ کروڑ بیس لاکھ ڈالر تاوان ادا کرنے کے بعد رہا کر دیا جائے گا +

درخواستِ دعا

چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا ربوہ کے لڑکے اور بھتیجی کو باؤلے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ دونوں بچے لیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

خوش قسمت طلباء کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

ہر قسم کی کتب و کاپیاں۔ سٹیشنری اور دیگر ضروریات خرید کرنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لا دیں۔

پروپرائٹر۔ دارالخیر جنرل سٹورز غلہ منڈی ربوہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

نور کاجل —— ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

نور کاجل آنکھوں کے لئے مفید ترین دوا ہے

محترم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"نور کاجل ربوہ کا مشہور عالم اور مایۂ ناز تحفہ ہے۔ میں نے اسے اپنے حلقہ اثر میں پورے اعتماد سے تحفۃً پیش کیا ہے تمام نے ہی اس کی بے حد تعریف کی ہے۔ نور کاجل آنکھوں کے لئے مفید ترین دوا ہے۔ بچوں اور عورتوں کے لئے تو نعمت ہے اس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ میرے خیال میں اس کا ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔"

نور کاجل خریدتے وقت نور کاجل اور خورشید یونانی دواخانہ ربوہ ضرور ملاحظہ فرما لیا کریں۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

خوبصورت آنکھوں کے لئے خوبصورت تحفے

سرمہ نور

آنکھوں کی صفائی۔ نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بے نظیر۔

چھوٹی شیشی آٹھ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت۔ دلکش اور جاذب نظر بناتا ہے۔ بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری چیز۔

فی شیشی آٹھ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ آبادی اچھرہ سنگھ گوجرانوالہ

سنیاسی دواخانہ ربوہ (کے سالہا سال سے ہزاروں مریضوں پر کامیاب) سنیاسی تجربات

۱ اکسیر جگر - ۲ اکسیر تلی - ۳ اکسیر النساء - ۴ اکسیر اٹھراء - ۵ اکسیر دائمی نزلہ - ۶ اکسیری سرمہ - ۷ سنیاسی طاقت

۸ اکسیر سوکھا - ۹ اکسیر کھانسی - ۱۰ اکسیر بواسیر - ۱۱ اکسیر فیل پا - ۱۲ اکسیری چورن - ۱۳ زوجام عشق - ۱۴ کشتہ جات ہر قسم

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دواء۔ مکمل کورس انیس روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴